تحفۂ صفر

جس میں ماہ صفر المظفر کے آخری بدھ کی
بدعات کی تردید حدیث سے کی گئی ہے

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱

Scanned with OKEN Scanner

تحفۂ صفر

جس میں ماہ صفر المظفر کے آخری بدھ کی
بدعات کی تردید حدیث سے کی گئی ہے

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

مفت برائے تقسیم

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پر فتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جارہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفّاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جارہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین و مذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے۔ خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار و نظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعثِ ہدایت ورحمت ہو۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد و زندقہ شرکیات و بدعات ظلم و ناانصافی، فحاشی و عریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ خَیْرَ الْاُمُوْرِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهُدٰی هُدٰی مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ ۝ (مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وعظ فرماتے تو اوّل یہ بیان فرمایا کرتے کہ سب سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب کاموں میں بدتر وہ کام ہے جو دین میں نیا نکالا گیا ہو اور ہر ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

چوری، جھوٹ، غیبت وغیرہ کو بدعت نہیں کہا جاتا یہ تو صریح جرم اور گناہ ہیں۔ "بدعت" تو ایسا کام ہے جو ظاہر میں نیک اور بھلا معلوم ہو اور عوام اسے اچھی نظر سے دیکھیں اور مغالطہ میں پھنس کر اس کو کریں۔ اس کو باعثِ ثواب جانیں بلکہ صاف و صریح اعمال میں غفلت ہو جائے مگر ایسے کاموں میں غفلت اور کمی کو قابل تلافی کمزوری جانیں۔

اس قسم کی ذہنیت کا عموماً مظاہرہ ہوتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ "بدعت" کے متعلق نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید و تنبیہ فرمائی حتیٰ کہ ہر وعظ و خطبہ میں اپنے مجمع اور مخاطب کو اس طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ بدعت کے ارتکاب سے اصل و ثابت شدہ صریح اعمال میں ضعف پیدا ہوتا ہے توجہ کم ہو جاتی ہے ظاہر ہے کہ جب بدعات میں بھی وقت و دولت صرف ہو گی تو اصل میں کمی آئے گی ورنہ یہ دولت، وقت اور طاقت و توجہ "اصل" اعمال و افکار میں صرف ہونا چاہیئے جس کے ثواب کی پوری توقع ہے کیوں کہ صراحتہً قرآن و حدیث میں ان کا ذکر ہے لہٰذا ان پر عمل قرب الٰہی اور شفاعت نبوی کا یقینی ذریعہ ہے۔ خدا سنت و فرمان نبویؐ کے مطابق عمل کی توفیق بخشے۔ ایک مسلمان کو اس پر پابندی اور عمل سے ہی فرصت نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ خود ساختہ اور ایجاد کردہ اعمال کیے جائیں۔ ورنہ سنت پر عمل میں یقیناً فرق و کمی ہو گی اور ایسا عام مشاہدہ ہے کہ مساجد کے آداب کے مقابلہ میں دیگر مقامات کا احترام جن کو بزرگوں سے منسوب کر رکھا ہے زیادہ ہے۔ اندر جوتی تک نہیں لے جا سکتے حالاں کہ مساجد میں عام اجازت ہے وغیرہ۔

ماہ صفر المظفر کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ مہینہ صفر سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالی کے ہیں چونکہ زمانہ ماضی میں عرب لوگ اس ماہ میں لڑائی پر جاتے تھے اور مکانوں کو خالی چھوڑ جاتے تھے۔ اس لیے اس کا نام صفر ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ قرآن و حدیث میں اس ماہ کی کوئی خاص فضیلت نہیں آئی ہے اور نہ کوئی خاص عبادت اس مہینہ میں ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

بعض لوگ اس ماہ کو "تیرہ تیزی" بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس ماہ کے ابتدائی تیرہ دن نہایت منحوس ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ اس ماہ کو نامبارک جانتے ہیں اور اسی وجہ سے اس ماہ میں شادی بیاہ کو نحس سمجھتے ہیں بعض لوگ تیرھویں تاریخ کو گھونگنیاں اُبال کر کھاتے اور تقسیم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے نحوست سے بچاؤ ہو جائے گا ایسا عقیدہ رکھنا شرع کے خلاف ہے اور گناہ بھی ہے نیز بدفالی لینا شرعاً منع ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مُبارک میں جاہل عرب اس مہینہ کو نامبارک سمجھتے تھے اس لیے ارشاد فرمایا: لَاعُدْوٰی وَلَاھَامَۃَ وَلَاصَفَرَ ... (حدیث شریف) یعنی مرض کا لگنا یا بدفالی لینا اور "صفر" کا خیال ان کی کوئی حقیقت واصلیت نہیں۔ کسی وقت یا زمانہ اور مہینہ کو برا جاننا اور اس کے متعلق سخت الفاظ نکالنا گویا اس کو سب وشتم کرنا اور گالی دینا ہے اس کے متعلق ارشاد نبوی ہے کہ خدائی تعلیم ہے کہ بنی آدم زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے منحوس سمجھ کر گالی دیتا ہے۔ حالانکہ زمانہ خدا کا بنایا ہوا ہے اور اسی کے حکم سے شب وروز آتے جاتے ہیں، اسی رفتار پہ ماہ وسال بنتے ہیں۔

اس فرمان کا اشارہ یہ ہے کہ زمانہ کو گالی دینا یا اسے برا بھلا کہنا گویا خدا کو برا بھلا کہنا ہے۔ چنانچہ اب تک آسمان کو مخاطب کر کے انقلابات کی نسبت کرتے ہیں اور برائی بھلائی کو آسمان یعنی زمانہ اور رات دن کی گردش کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

بیشک یہ عام انسانی ذہنی چیز تھی حقیقت خواہ کچھ ہی ہو لیکن جب سردار دوجہاں آقائے بنی آدم صلعم نے ایسے خیال وذہنیت سے باز رکھا تو ایک امتی اور مؤمن کی شان یہ ہے کہ بلاچون وچرا اور بغیر کسی پس وپیش کے تسلیم کرے جو صریح ایمان کی دلیل وعلامت ہے ورنہ ایک امتی اور غیر امتی میں فرق کیا رہے گا عقل تو ہر دو کے پاس ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باعث اپنی عقل پر فخر کر سکتا ہے۔ عقل کے تحت سب کچھ کرتا اور کر سکتا ہے مگر

اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ اور رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلہ میں عقل و دانش اور دور اندیشی کا زبردست ثبوت ہے۔

ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ یا "آخری بدھ" کے متعلق یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض سے صحت یاب ہو کر سیر و تفریح کے لیے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے اس لیے ہم لوگ بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہ بات محض من گھڑت ہے۔ اس میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو احادیث میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ جبکہ حدیثوں میں ہمارے محبوب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک چھوٹے بڑے فعل کا ذکر موجود ہے حتیٰ کہ اُمّہاتُ المؤمنینؓ کے ساتھ گھریلو زندگی کی باتیں تک بیان کی گئی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ یہ بات نہ لکھی جاتی حدیثوں کے علاوہ کسی مستند تاریخی کتاب میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ بات محض من گھڑت ہی ہے۔ اس کے برعکس کتب تواریخ سے تو یہ بات ثابت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جس اخیر مرض میں مبتلا ہوئے اور جس مرض میں انتقال فرمایا وہ مرض ہی ماہ صفر کے "آخری بدھ" ہی کے دن شروع ہوا تھا۔ ملاحظہ ہو علّامہ شبلی مرحوم کی کتاب سیرۃ النبی جلد دوم۔

اب غور کا مقام ہے کہ کیا مسلمانوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ جس روز ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوں اور اسی بیماری میں انتقال ہو، عین اسی دن مسلمان میلہ لگائیں شہر سے باہر سیر و تفریح کے لیے جائیں گویا تہوار منائیں قسم قسم کے کھانے، طرح طرح کی مٹھائیاں، پھل اور میوے وغیرہ کھائیں اور کھلائیں خصوصاً عورتیں تو اس روز عیدین سے زیادہ بن سنور کر نکلیں اور عیدین سے بڑھ کر خوشیاں منائیں پھر بھی دعویٰ یہ کہ ہم مسلمان ہیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور عاشق ہیں۔ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیے اور بتایئے کہ اگر کسی کا کوئی عزیز بیمار ہو اور اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو کیا وہ اپنے عزیز کے مرض الموت کے پہلے دن ایسی خوشیاں

مناسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ کہے گا کہ واہ صاحب اس روز اگر ایسا کروں گا تو میرے عزیز و اقارب دوست احباب سب نام دھریں گے اور بدنام کریں گے کہ یہ اپنے عزیز کے مرنے کی خوشی مناتا ہے تو پھر جب ایک معمولی انسان و اُمتی کے لیے ایسا نہیں کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنے والے کو مرنے والے کا دشمن سمجھا جاتا ہے تو پھر سرکارِ دو جہاں کے مرض الموت کے ابتدائی دن ایسی خوشیاں منانے والوں کو بھی دشمن رسول صلعم نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائے گا؟ کیونکہ کسی تکلیف پر دشمن کو خوشی ہو سکتی ہے اور دشمن ہی خوشیاں مناسکتا ہے یا نادان — وہ لوگ جواب تک لاعلمی کے باعث اس دن خوشیاں مناتے آئے ہیں اب انھیں چاہیئے کہ توبہ کریں اور آئندہ ایسی خوشیاں نہ منائیں جس سے "دشمن رسول صلعم" کہلائیں۔ علاوہ ازیں "اسلام" علمی اور مُدلّل مذہب ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اپنے اعمال و کردار میں علم حاصل کرنا چاہیئے۔

میرے مسلمان بھائی اور بہنوں! ذرا غور کرو کہ جو کام قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو اور خود رسولِ کریم نے نہ کیا ہو۔ نہ چاروں خلفاءؓ نے صحابہؓ نہ تابعین نہ اماموں نے کیا ہو بھلا وہ کس طرح دینی اور شرعی ہو سکتا ہے ایسے تمام کاموں کو شریعت میں بدعت کہا جاتا ہے۔ بدعت کی برائی کے متعلق چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) سہیل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں حوض کوثر پر تمہارا میرِ قافلہ ہوں گا اور پہلے سے حوض کوثر پر موجود ہوں گا پھر جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ میرے ہاتھ سے پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا البتہ میری طرف ایسی قومیں بھی آئیں گی کہ میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچان لیں گی پھر بھی میرے اور ان کے درمیان ایک رکاوٹ حائل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے کے ہیں۔ اس کے جواب میں بتایا جائے گا کہ آپؐ کو معلوم نہیں انھوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا نئی نئی باتیں پیدا کی ہیں

دیں سن کر، میں کہوں گا وہ لوگ دور رہیں مجھ سے، دور خدا کی رحمت سے دور جنہوں نے میرے دین میں تبدیلی کی (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (رواہ الطبرانی)

حضرت عباسؓ کے بیٹے (عبداللہ) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے (آرام پہنچائے) اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اللہ کے نزدیک نہ اس کی نفل عبادت مقبول ہوگی اور نہ فرض

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّصَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجَّةً وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّيَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِيْنِ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بدعت کرنے والے کا روزہ قبول کرے گا اور نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل بلکہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے گوندے ہوئے آٹے میں سے بال۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ (رواہ بخاری)

جو کوئی ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا کوئی حکم نہیں وہ مردود ہے۔

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری و مسلم)

جو کوئی ہمارے دین میں نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدھے راستہ پر چلائے اور بدعتوں سے بچائے۔ (آمین)

Scanned with OKEN Scanner

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

——— جمعیت اہل حدیث جموں و کشمیر

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابو حنیفہؒ سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں ؟

امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا :

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ ہم کو عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)